حدیثِ قدسی

اور شانِ غوثِ پاک

07 ربیع الآخر 1448/2026 کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ کریم رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارُف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مشہور و معروف ہستی ہیں ❁ آپ کا نامِ پاک: عبدُ القادِر اور کنیت: ابو محمد ہے ❁ مُحْیُ الدِّین (یعنی دِین کو زِندہ کرنے والے) اور غَوْثُ الثَّقَلین (یعنی جنّوں اور انسانوں کے غوث، مددگار) آپ کے مشہور اَلْقاب ہیں ❁ حضورِ غوثِ پاک، شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 470 ہجری کو جِیلان میں پیدا ہوئے ❁ 91 سال اس دُنیا میں تشریف فرما رہے ❁ 561 ہجری میں آپ نے دُنیا سے پردہ فرمایا۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ قاسِمِ وِلایَت ہیں

علّامہ عبد القادِر اَرْبَلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: جب اللہ پاک اپنے بندوں میں سے کسی کو تاجِ وِلایت عطا فرمانا چاہتا ہے تو حکم فرماتا ہے: اس بندے کو ہمارے محبوب حضرت مُحَمَّد مصطفےٰ

1…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کرو! چنانچہ اسے بارگاہِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں پیش کیا جاتا ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اسے ہمارے شہزادے عبدُ القادِر جِیلانی (رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ) کے پاس لے جاؤ! تاکہ وہ اس کی قابلیت دیکھ لیں، چنانچہ اسے بارگاہِ غوثیت میں پیش کر دیا جاتا ہے، حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اس کی قابلیت کو دیکھ کر اس کا نام دَفْترِ مُحَمَّدِی میں لکھ کر مُہر لگا دیتے ہیں۔ پھر اس شخص کو دوبارہ بارگاہِ رِسالت میں پیش کیا جاتا ہے، قاسِمِ نعمت، مالِکِ جنّت، صاحِبِ کوثر صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کی وِلایت کا حکم جاری فرماتے ہیں، پھر اسے رُتبۂ وِلایت عطا کر دیا جاتا ہے اور وہ عالَمِ غیب و عالَمِ شہادت میں مقبول ہو جاتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہیں ہمارے غوثِ اعظم، شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ...!! اللہ پاک نے آپ کو کیسی کیسی شانوں سے نوازا ہے۔ اللہ پاک ہمیں حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے دَر کا سچّا غُلام بنائے۔ کاش! اَوْلیائے کرام کی غُلامی میں زِندگی گزاریں، اسی غُلامی میں مَریں، اسی غُلامی میں روزِ قِیامت اُٹھائے جائیں اور کاش! صد کروڑ کاش! اَوْلیائے کرام کے صدقے میں بلا حِساب جنّت میں داخِلہ نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ڈاکوؤں سے نجات مل گئی

شیخ ابو عَمْرو اور شیخ عبد الحق حَرِیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِما فرماتے ہیں: 555 ہجری کی بات ہے، 3 صَفَرُ المُظَفَّر اتوار کو ہم حُضُورِ غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے مدرسے میں حاضِر

1... تفریح الخاطر، صفحہ: 48۔

تھے، اس وقت حُضُورِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کھڑائیں (یعنی لکڑی کے چپل) پہنے اور وُضُو فرمایا، وُضُو فرمانے کے بعد آپ نے 2 رکعت نَفل ادا کئے، نَماز سے فارِغ ہو کر آپ نے بلند آواز سے پُکار کر کچھ کہا اور ایک کھڑاؤں (یعنی لکڑی کے چپل کو) ہوا میں پھینک دیا، پھر اسی طرح دوسری کھڑاؤں کو بھی پھینکا، دونوں کھڑائیں ہماری نَظر سے غائِب ہو گئیں۔ آپ دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ ہم میں سے کسی کو واقعہ معلوم کرنے کی جُرأَت نہ ہوئی۔

23 دن گزرنے کے بعد غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مدرسے میں ایک قافلہ آیا، قافلے والوں نے کہا: ہم نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں نذرانہ پیش کرنا ہے۔ چنانچہ ہم نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اجازت طلب کی۔ فرمایا: قافلے والوں کو اندر آنے دو اور جو کچھ وہ دیں لے لو۔ ہم نے قافلے والوں کو اندر آنے دیا، انہوں نے بہت سا سامان بارگاہِ غوثیت میں نذر کیا، اس سامان میں حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مبارک کھڑائیں (یعنی لکڑی کے چپل) بھی تھے۔ یہ دیکھ کر ہمیں تعجب ہوا، ہم نے قافلے والوں سے پوچھا: یہ کھڑائیں تمہیں کہاں سے ملیں؟ قافلے والے بولے: 3 صَفَرُ الْمُظَفَّر کی بات ہے، ہم پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا، ہمارے بہت سے افراد قتل کر دیئے اور سامان بھی لوٹ لیا۔ ڈاکو ہمارا مال ایک طرف لے جا کر آپس میں تقسیم کر رہے تھے، اس وقت ہمیں خیال آیا کہ غوثِ پاک شیخ عبدُالقادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہماری مدد فرمائیں اور ہم اس مصیبت سے بچ جائیں تو غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں نذرانہ پیش کریں گے۔

ابھی ہم آپس میں یہ بات کر ہی رہے تھے کہ جنگل میں 2 بلند آوازیں سُنائی دِیں، جن سے سارا بیابان گونج اُٹھا، ڈاکو بھی ڈر گئے۔ پھر چند ہی لمحوں بعد ایک ڈاکو ڈرا سہما ہمارے پاس آیا اور بولا: آؤ! تم اپنا مال لے لو! اور دیکھو ہمارا کیا حال ہوا ہے؟ ہم جلدی سے ڈاکوؤں کے

قریب پہنچے، دیکھا: اِن کے دونوں سردار مردہ پڑے ہیں اور اِن کے پاس غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ مبارک کھڑائیں رکھی ہیں۔ بَس ہم نے کھڑائیں اُٹھائیں، اپنا مال لیا اور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں نذرانہ پیش کرنے حاضِر ہو گئے۔[1]

اللہ پاک کے سِوا کسی سے مدد مانگنا کیسا؟

ہو سکتا ہے کسی کے ذِہن میں یہ وَسْوَسہ آئے کہ اللہ پاک کے سِوا کسی سے مدد مانگنی ہی نہیں چاہئے کیونکہ جب اللہ پاک مدد کرنے پر قادِر ہے تو پھر غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ سے کیوں مدد مانگیں؟ جواباً عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک تَرِین وار ہے اور اس طرح شیطان نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ حالانکہ اللہ پاک نے کسی غیر سے مدد مانگنے سے منع ہی نہیں فرمایا بلکہ قرآنِ کریم میں جگہ جگہ اللہ پاک نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت دی ہے۔ ویسے بھی غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ کا مدد فرمانا **غیر اللہ کی مدد** ہے ہی نہیں، یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہے، غوثِ پاک بھی مدد فرماتے ہیں تو اپنی طاقت سے نہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے مدد فرماتے ہیں۔ دیکھئے! غزوۂ بدر کے موقع پر اللہ پاک نے فِرشتوں کو مدد کے لئے بھیجا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاؕ (پارہ:9، سورۂ انفال:12)	ترجَمہ کنزالایمان: جب اے محبوب تمہارا رَبّ فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

یہاں دیکھئے! فرشتے ***بھی غیرُ اللہ*** ہیں، اللہ پاک نے خُود فرشتوں کو فرمایا: اے فرشتو! ایمان والوں کو ثابِت قدم رکھو! میں تمہارے ساتھ ہوں۔

1 ...قلائدالجواہر، صفحہ:68۔

غور فرمائیے! اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، اللہ پاک چاہتا تو فرشتوں کے بغیر ہی مدد فرماتا، اللہ پاک چاہتا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دشمن اپنے گھروں ہی میں اوندھے ہو جاتے، میدانِ بدر میں آ ہی نہ سکتے مگر اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ ہے، وہ رَبّ ہے، وہ قُدْرتوں والا ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اس سے پوچھنے کی ہِمَّت نہیں کر سکتا۔

شانِ اَوْلِیاءُ اللہ

بخاری شریف میں ایک حدیثِ قدسی ہے۔ حدیثِ قُدْسی اس حدیث شریف کو کہتے ہیں؛ جس میں فرمان اللہ پاک کا ہوتا ہے اور زبان مصطفےٰ جانِ رَحْمَت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہوتی ہے، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ عام احادیث میں کلام پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ہوتا ہے اور صحابہ راوِی (یعنی سُن کر آگے بتانے والے) ہوتے ہیں جبکہ حدیثِ قدسی میں کلام ربِّ کریم کا ہوتا ہے اور رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم راوِی ہوتے ہیں۔ آیئے! بخاری شریف کی حدیثِ قدسی سُنتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی رکھی، میں اسے اِعْلانِ جنگ دیتا ہوں۔ بندہ جن ذرائع سے میرا قُرب حاصِل کرتا ہے، اُن میں میرا سب سے پسندیدہ ذریعہ فرائض (مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ) ہیں اور میرا بندہ نوافِل کے ذریعے میرا قُرب حاصِل کرتا رہتا ہے، کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں، پھر جب میں اس سے محبّت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے

تو میں اسے دیتا ہوں، اگر وہ میری پناہ لیتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔[1]

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:(مطلب یہ ہے کہ جب بندہ اللہ پاک کا قُرْب حاصِل کرتے کرتے، اس کا محبوب ہو جاتا ہے تو اب) یہ بندہ فَنَافِی الله ہو جاتا ہے، جس سے خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقتیں اس کے اَعْضا میں کام کرتی ہیں اور وہ ایسے کام کرلیتا ہے جو عقل سے وراء ہیں۔[2]

حدیث پاک کے 3 مضامین اور سیرتِ غوثِ پاک

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ قدسی میں 3 مَضَامین بیان ہوئے:(1): اللہ پاک کی بارگاہ میں اَوْلیائے کرام کا کیا مَقام و مرتبہ اور کیسی عزّت ہے (2): وَلی کا لفظی معنیٰ ہے: دوست، اللہ پاک کا محبوب اور پیارا بندہ۔ اس کی 2 صُورتیں ہیں؛ ایک صُورت یہ ہے: اللہ پاک کا کسی کو اپنا ولی، اپنا دوست، اپنا پیارا بنالینا۔ یہ کَسْبِی نہیں، وَھْبِی ہے، یعنی بندہ اپنی محنت، اپنی کوشش سے اللہ پاک کا محبوب، اللہ پاک کا وَلی نہیں بن سکتا، اللہ پاک جسے چاہتا ہے تاجِ وِلَایَت عطا فرماتا ہے۔ دوسری صُورت یہ ہے: بندے کا اللہ پاک سے اِظْہارِ محبّت کرنا، یہ کَسْبِی ہے۔ بندہ اپنی کوشش، اپنی محنت، اپنے عَمَل سے اللہ پاک کے ساتھ اِظْہارِ محبّت کر سکتا ہے۔ بندے نے اللہ پاک سے اِظْہارِ محبّت کیسے کرنا ہے؟، اللہ پاک کا قُرْب حاصِل کرنے کی کوشش کیسے کرنی ہے؟ اس کا طریقہ بھی اس حدیثِ قدسی میں بتایا گیا۔ (3): بندہ اللہ پاک سے اِظْہارِ محبّت کرے، پھر اگر اللہ پاک اپنے فضل سے، اپنے کرم سے بندے کے اِظْہارِ محبّت کو قبول فرما کر اُس بندے کو اپنا محبوب، اپنا دوست اور اپنا ولی بنالے تو

1...بخاری، کتاب: الرقاق، باب: التواضع، صفحہ:1597، حدیث:6502۔

2...مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:309۔

اب اس بندے کی کیا شان ہوتی ہے؟ یہ بات بھی حدیثِ قدسی میں بیان ہوئی۔

آیئے! حدیثِ قُدسی کے ان تینوں مضامین کو سامنے رکھ کر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پاکیزہ سیرت دیکھتے ہیں:

وَلی سے دُشمنی، اللہ پاک سے جنگ ہے

اللہ پاک نے حدیثِ قدسی میں فرمایا: مَنْ عَادَى لِیْ وَلِیًّا آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ جو میرے کسی وَلی سے دُشمنی رکھے، میں اسے اِعْلانِ جنگ دیتا ہوں۔

یہ ہے اللہ پاک کی بارگاہ میں اَوْلیائے کرام کا مَقام و مرتبہ، اَوْلیائے کرام کی عزّت کہ جس بندے کے دِل میں اَوْلیائے کرام کی ذَرَّہ برابر بھی دُشمنی ہو، وہ بندہ کبھی اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ نہیں بن سکتا، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ بندے کے دِل میں اَوْلیائے کرام کی دُشمنی بھی ہو اور وہ اس دُشمنی کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کو راضی کرنے میں کامیاب بھی ہو جائے، کیوں؟ اس لئے کہ جس دِل میں اَوْلیا کی دُشمنی ہو، اللہ پاک اس سے اِعْلانِ جنگ فرماتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک بات ضرور خیال میں رہے! انسان کا مقابلہ اگر انسان کے ساتھ ہو، تب بھی جیتنے کا صِرْف احتمال ہوتا ہے اور اگر آدمی اپنے خالِق، اپنے مالِک، اپنے رازِق کے ساتھ ہی جنگ چھیڑ لے، اس میں تو جیتنے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا، شکست، ذِلّت، رُسوائی اور دُنیا و آخرت کی تباہی یقینی ہے۔ نمرود نے اللہ پاک کے ساتھ جنگ کرنی چاہی تھی، اس بدبخت نے ہزاروں کی فوج جمع کی، اسلحہ اُٹھایا، تیر، تلواریں، جو کچھ تیاری وہ کر سکتا تھا، وہ تیاری کی، میدان میں نکل آیا۔

اس بد اَنْجَام نے اللہ پاک کے ساتھ تو کیا جنگ کرنی تھی، اللہ پاک نے اپنی مخلوق میں سے ایک چھوٹی سی مخلوق مچھروں کو بھیجا، اتنے مچھر آئے کہ انہوں نے سورج کو ڈھانپ دیا،

دِن کے وقت اندھیرا ہوگیا، اِن مچھروں نے نمرود کی فوج کو کاٹنا شروع کیا اور پُوری فوج کے گوشت، پوست سب کھا گئے، ساری کی ساری فوج ہڈیوں کا ڈھانچہ بن کر رِہ گئی۔ آخر میں ایک مچھر نمرود کے دماغ میں چلا گیا، کتابوں میں لکھا ہے: 400 سال تک وہ مچھر نمرود کو کاٹتا رہا اور اس کی وجہ سے نمرود کے سَر میں جوتے پڑتے رہے۔[1]

یہ ہے اللہ پاک کے ساتھ جنگ کا انجام۔ لہٰذا ہر کوئی غور کر لے، اَولیائے کرام کے ساتھ دُشمنی پالنی ہے، اِن کا بغض دِل میں رکھنا ہے تو پہلے سوچ لے، یہ کوئی چھوٹا جُرم نہیں ہے، اَولیائے کرام سے دُشمنی رکھنا، اَصْل میں اللہ کے ساتھ اِعْلانِ جنگ ہے اور جو اللہ پاک کے ساتھ اِعْلانِ جنگ کرتا ہے، اس کی دُنیا بھی تباہ ہو جاتی ہے، آخرت بھی برباد ہو کر رہ جاتی ہے۔

اللہ پاک سے اِظْہارِ محبّت کا طریقہ

اللہ پاک نے حدیثِ قدسی میں فرمایا: وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِی بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِی يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ بندہ جن ذرائع سے میرا قُرب حاصِل کرتا ہے، اُن میں میرا سب سے پسندیدہ ذریعہ فرائض ہیں اور میرا بندہ نوافِل کے ذریعے میرا قُرب حاصِل کرتا رہتا ہے۔

یہ ہے اللہ پاک کے ساتھ اِظْہارِ محبّت کا طریقہ! اللہ پاک کا قُرب حاصِل کرنے کا دُرست راستہ۔ بندہ فرائِض پورے کرے۔ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرے، رمضانُ المبارک کے روزے بھی پُورے رکھے، حج فرض ہو تو حج بھی ادا کرے، زکوٰۃ فرض ہو تو زکوٰۃ بھی پُوری پُوری نکالے، والدین کا اَدب بھی بجا لائے، پڑوسیوں کے ساتھ نیک سلوک بھی

1… تفسیر ابن کثیر، پارہ:3، سورۂ بقرہ، تحت الایۃ:258، جلد:1، صفحہ:694۔

کرے، کسی کو ناحق تکلیف بھی نہ پہنچائے، ہر ہر معاملے میں جو فرائِض ہیں، وہ پُورے کرے، پھر اس کے ساتھ ساتھ نوافِل بھی ادا کرے، پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، ساتھ میں تہجد بھی پڑھے، اِشْرَاق، چاشت اور اَوَّابین کے نوافِل بھی پڑھے، فرض روزے رکھتا ہے، ساتھ میں نفل روزے بھی رکھے، زکوٰۃ دیتا ہے، نفل صدقہ و خیرات بھی کیا کرے۔ والدَین کا اَدب کرتا ہے، ان کے ساتھ اور زیادہ نیک سلوک کرے، اپنے پڑوسیوں، دوستوں، مسلمان بھائیوں کا خیال رکھتا ہے، ان کے ساتھ اور زیادہ احسان اور بھلائی والا سلوک کرے، یُوں ہر ہر معاملے میں فرائِض بھی پُورے کرے، اس کے ساتھ ساتھ نفل نیکیاں بھی کیا کرے۔ اس سے کیا ہو گا؟ اللہ پاک کا قُرْب ملے گا۔ اس سے ثابِت ہو گا کہ یہ بندہ واقعی اللہ پاک کے ساتھ محبّت کرتا ہے۔ اگر بندہ پابندی کے ساتھ، اِخْلاص کے ساتھ سارے فرائِض پُورے کرے، ساتھ میں نفل نیکیاں بھی کرتا رہے، اگر اللہ پاک کی رحمت ہوئی، اس کا فضل و کرم نصیب ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کا قُرْب بھی ملے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو تاجِ وِلَایَت بھی عطا ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لله! حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیدائشی وَلی ہیں، آپ اللہ پاک کے وَلی، رَبّ کریم کے دوست اور محبوب بندے بن کر ہی دُنیا میں تشریف لائے۔ پھر آپ نے ساری زِندگی عِبَادت و ریاضت میں گزاری، آپ فرائِض پر بھی پابندی سے عَمَل کرتے تھے، اِس کے ساتھ سُنتوں کے بھی پابند تھے، نفل عِبَادات بھی کَثْرت سے کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ مستحبات (یعنی شریعت کے پسندیدہ کام) بھی اِسْتقامت کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور کَثْرتِ عبادت

بَھْجَۃُ الْاَسْرَار شریف میں ہے: سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

❁ میں کَرَخ کے جنگلوں میں برسوں رہا ہوں ❁ دَرَخت کے پتّوں اور بُوٹیوں پر میرا گزارہ ہوتا ❁ مجھے پہننے کے لئے ہر سال ایک شخص اُون کا ایک جُبّہ لا کر دیتا تھا جس کو میں پہنا کرتا تھا ❁ میں نے دنیا کی محبّت سے نَجات حاصل کرنے کے لئے ہزار جَتَن کئے ❁ میں گمنام رہا ❁ میری خاموشی کے سَبَب لوگ مجھے گُونگا، نادان اور دیوانہ کہتے تھے ❁ میں کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا تھا ❁ خوفناک غاروں اور بھیانک وادیوں میں بے جھجک داخِل ہو جاتا ❁ دنیا بن سنور کر میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر اَلْحَمْدُ لله! میں اُس کی طرف تَوَجُّہ نہ کرتا ❁ میرا نفس کبھی میرے آگے عاجزی کرتا کہ آپ کی جو مرضی ہو گی وُہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا ❁ اللہ پاک مجھے اس نفس پر فتح نصیب کرتا ❁ میں مُدَّتوں **مدائن** کے بِیابانوں میں رہا اور اپنے نفس کو مُجاہَدات میں لگاتا رہا ❁ ایک سال تک گِری پڑی چیزیں کھاتا اور بالکل پانی نہ پیتا، پھر ایک سال صِرف پانی پر گزارا کرتا اور کوئی غذا نہ کھاتا ❁ مجھ پر سخت آزمائشیں آتیں ❁ ایک بار سخت سردی کی رات میرا یوں امتحان لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غُسل فرض ہو جاتا، میں فوراً نہر پر آتا اور غسل کرتا اس طرح میں نے اُس ایک رات میں 40 بار غُسل کیا۔(1)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! ہمارے غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے اپنے ربِّ کریم کا قُرب پانے، اپنے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو خوش فرمانے، نفس و شیطان پر غالِب آنے، دنیا کی محبّت سے پیچھا چھڑانے، گناہوں کے اَمْرَاض سے خود کو بچانے، مخلوقِ خدا کو راہِ راست پر لانے، مُبَلِّغ بننے کا شرف پانے، نیکی کی دعوت کی دنیا میں دھوم مچانے اور بے شمار غیر مسلموں کو دامنِ اسلام میں داخِل فرمانے کے لئے سالہا سال تک محنت و کوشش

1...بَهْجَةُ الْاَسْرَار، صفحہ: 165 تقدیم و تاخیر۔

فرمائی۔ خیر! ہم حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرح مُجاہدات تو کرنے سے رہے مگر ہِمَّت ہارے بِغیر تھوڑی بہُت کوشِش تو جاری رکھیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَولیائے کِرام کی شانِ کرامت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حدیثِ قدسی سُنی، اللہ پاک اس حدیثِ قُدسی میں فرماتا ہے: کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِی یَسْمَعُ بِہٖ میں اُس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے۔

یعنی بظاہِر دیکھنے میں اُس کے کان ایسے ہی ہوتے ہیں، جیسے ہمارے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ کان وَلِی کے ہوتے ہیں، اُن میں خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقت رکھ دی جاتی ہے، وہ ہماری طرح ہوا کی لہروں کے ذریعے نہیں خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقت سے سُنتا ہے۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مبارک کانوں کی کرامت

تَفْرِیحُ الخَاطِر میں ہے: حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے زمانۂ مبارک میں ایک عورت آپ کی مرید تھی، ایک مرتبہ وہ عورت اپنی کِسی ضرورت کے تحت پہاڑ کی غار کی طرف گئی، وہاں ایک فاسِق شخص نے اُس عورت کو پکڑ لیا، اس وقت اُس نیک عورت نے پُکار کر کہا: اَلْغِیَاثُ یَا غَوْثَ اَعْظَم! اَلْغِیَاثُ یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْن! اَلْغِیَاثُ یَا شَیخ مُحیَ الدِین! اَلْغِیَاثُ یَا سَیِّدِیْ عبدَ القادِر یعنی اے غوثِ اَعْظَم! میری مدد فرمایئے! اے انسانوں اور جنوں کی مدد فرمانے والے! میری مدد فرمایئے! اے شیخ مُحیُّ الدین میری مدد فرمایئے! اے میرے سردار عبدُ القادِر! میری مدد فرمایئے۔

حُضُورِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس وَقْت اپنے مدرسہ میں وُضو فرما رہے تھے، آپ نے اتنی دُور بیٹھے ہوئے اس عورت کی فریاد سُن بھی لی اور اس کی مدد یُوں فرمائی کہ اپنا جوتا غار کی طرف پھینک دیا، اللہ پاک کی قُدرت کہ آپ کا مبارک جُوتا غار میں پہنچا، اس فاسِق شخص کے سَر پر لگا، جس سے وہ وہیں ہلاک ہو گیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے؛ اَوْلیا کی شان...!! کان تو اِن کے ہوتے ہیں مگر یہ اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص طاقت سے سنتے ہیں۔ لہٰذا جیسے نزدیک کی سنتے ہیں، ایسے ہی دُور کی بھی سن لیتے ہیں۔

اَوْلیائے کرام کی آنکھ کی شان

حدیثِ قدسی میں مزید ارشاد ہوا: وَ بَصَرَهُ الَّذِىْ يُبْصِرُ بِهٖ میں اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے۔

یعنی وَلِیُ اللہ کی آنکھ ایسی ہی ہوتی ہے، جیسی ہماری ہے مگر اس آنکھ کی شان نرالی ہوتی ہے، آنکھ وَلِی کی ہوتی ہے لیکن وہ ہماری طرح آنکھ کی پتلی سے نہیں بلکہ خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقت سے دیکھتا ہے، لہٰذا اسے وہ چیزیں بھی نَظَر آتی ہیں، جو ہمیں نَظَر نہیں آتیں، اس کی آنکھ کے سامنے کوئی دیوار، کوئی آڑ بلکہ سالوں کی دُوری بھی رُکاوٹ نہیں بنتی، وہ دُور و نزدیک سے یکساں دیکھتا ہے۔

غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مبارک آنکھ کی کرامت

بَھْجَةُ الْاَسْرَار شریف میں ہے: حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک خادِم تھے؛ شیخ ابو عبد اللہ محمد ہَرَوِی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ اِن کا قَد چھوٹا تھا مگر حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ انہیں محمد طَوِیْل

1... تفریح الخاطر، صفحہ:46۔

(یعنی لمبا) کہہ کر پُکارتے تھے۔ شیخ محمد ہَرَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک دِن میں نے عَرْض کیا: عالی جاہ! میرا قَدْ تو عام لوگوں سے چھوٹا ہے، آپ مجھے محمد طَوِیْل کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا: اس لئے کہ تم طَوِیْلُ العُمُر ہو (تمہاری عمر لمبی ہو گی) اور تم طَوِیْلُ الْاَسْفَار بھی ہو (یعنی تم زِندگی میں بڑے لمبے لمبے سَفَر کروگے)۔

راوِی کہتے ہیں: واقعی ایسا ہی ہوا؛ شیخ محمد ہَرَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ کی عمر 137 سال ہوئی اور آپ نے بڑے لمبے لمبے سَفَر کئے یہاں تک کہ کوہِ قاف تک بھی آپ کا جانا ہوا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ نگاہِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ! شیخ محمد ہَرَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ کی عمر کتنی لمبی ہو گی، آپ زِندگی میں کہاں کہاں جائیں گے، کتنے لمبے لمبے سَفَر کریں گے، نگاہِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ سے کچھ پوشیدہ نہیں، آپ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔

اَوْلیائے کرام کے ہاتھوں کی شان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک حدیثِ قُدسی میں مزید فرماتا ہے: وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے۔

یعنی وَلِیُّ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہمارے ہاتھ جیسا ہی ہے، اُس میں بھی 5 ہی انگلیاں ہوتی ہیں، ایک ہتھیلی ہوتی ہے مگر اس کی طاقت خون اور گوشت سے نہیں ہوتی بلکہ اس میں خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقت کام کرتی ہے۔

غوثِ پاک کے ہاتھ مبارک کی 2 کرامات

(1): شیخ شہابُ الدِّین سہروردی رحمۃُ اللہِ علیہ کا مشہور واقعہ ہے، آپ فرماتے ہیں: میں عِلْمِ

1 ... بَہْجَةُ الْاَسْرَار، صفحہ: 113 تا 114 ملتقطاً۔

کلام کی کتابیں بہت پڑھا کرتا تھا۔ ایک روز میرے ماموں مجھے بارگاہِ غوثیت میں لے گئے۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا، میں نے اب تک عِلْمِ کلام کی جتنی کتابیں پڑھی تھیں، غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ رکھتے ہی سب بھول گیا، پھر اس کے ساتھ ہی عِلْمِ لَدُنّی (یعنی خاص خُدائی عِلْم) میرے سینے میں بھر گیا۔[1] (2): شیخ ابو محمد مَحَلّی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زِیارت کے لئے مِصْر سے بغداد حاضِر ہوا، چند دِن رکنے کے بعد واپس جانے لگا تو حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی انگلی مبارک میرے مُنہ میں ڈال دی اور فرمایا: اسے بار بار چوس لو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کی برکت یہ ہوئی کہ بغداد سے مِصْر تک پُورے رستے میں مجھے بالکل بھوک محسوس نہ ہوئی۔[2]

اَوْلیائے کرام کے قدموں کی شان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے حدیثِ قُدسی میں مزید فرمایا: وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا میں اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے۔

یہ وَلِیُ اللہ کے پاؤں کی شان ہے، اَوْلیائے کرام کے پاؤں بھی نِرالے ہوتے ہیں، بظاہِر دِکھنے میں ہمارے پاؤں جیسے ہی ہوتے ہیں مگر اِن میں خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقت رکھ دی جاتی ہے، اب وہ گوشت پوست کے پاؤں سے نہیں بلکہ خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقت سے چلتے ہیں۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاؤں کی کرامت

شیخ ابو حسن بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں رات بھر جاگتا رہتا تاکہ کسی وقت حضور

1… بَهْجَةُ الْاَسْرَار، صفحہ: 70۔
2… تفریح الخاطر، صفحہ: 66۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی خدمت بجالاؤں، ایک رات میں نے دیکھا: حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ مکان سے باہر تشریف لائے، میں نے پانی کا لوٹا حاضر کیا، آپ نے ادھر توجہ نہ فرمائی اور دروازے کی طرف تشریف لے گئے، دروازہ خود بخود کھل گیا، آپ تشریف لے چلے، میں بھی پیچھے پیچھے ہولیا، غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ شہر بغداد سے باہَر تشریف لے آئے، **ابھی چند قدم ہی چلے تھے کہ ایک شہر نظر آیا**، میں نے وہ شہر پہلے نہیں دیکھا تھا۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اس شہر میں داخل ہوئے اور ایک مکان میں تشریف لے گئے، وہاں 6 لوگ بیٹھے تھے، انہوں نے کھڑے ہو کر آپ کی تعظیم کی اور سلام عرض کیا، اس مکان کے ایک کونے سے کچھ رونے اور کراہنے کی آواز آرہی تھی، تھوڑی دیر میں وہ آواز بند ہوگئی، اتنے میں ایک شخص آیا اور اس مکان کے کونے میں جاکر ایک میّت کو کندھے پر رکھ کر باہر چلا گیا۔ پھر ایک شخص کو حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی خِدمت میں پیش کیا گیا، اس کی مونچھیں بڑی بڑی، سَر ننگا تھا اور ظاہِری حلیے سے کوئی غیر مسلم لگ رہا تھا۔ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے اس شخص کو کلمہ شہادت پڑھا کر مسلمان کیا، پھر اس کے سر اور مونچھوں کے بال کٹوائے، ٹوپی پہنائی اور محمد نام رکھا۔ پھر باقی 6 لوگ جو پہلے سے وہاں موجود تھے، ان سے فرمایا: **ہم نے اُس ساتوِیں کی جگہ اس کو مُقرَّر کیا۔**

یہ فرما کر غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ باہر تشریف لائے، **پھر چند قدم ہی چلے تھے کہ بغداد پہنچ گئے۔** میں بھی پیچھے پیچھے ہی تھا۔ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اپنے مکانِ عالی شان میں تشریف لے گئے اور میں مدرسے میں چلا گیا۔

میں حیران تھا کہ یہ کیا واقعہ ہے؟ وہ شہر کون سا تھا؟ میّت کس کی تھی؟ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے کسے کلمہ پڑھایا؟ رات اسی فِکْر میں کٹ گئی۔

صبح کو جب میں حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے پڑھنے بیٹھا تو ہیبت کے مارے زبان نہ کھلی۔ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! پڑھتے کیوں نہیں؟ میں نے عرض کیا: حضور! رات کا واقعہ کیا تھا؟ مجھے اس سے آگاہ فرمائیے! حضور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: وہ (اِیران کا ایک شہر) نَہاوَندہ تھا اور وہ 6 لوگ وقت کے اَبدال تھے اور جس کی تم نے کراہنے کی آواز سُنی وہ ساتوَیں اَبدال تھے، ان کی نزع کا وقت تھا، پھر ان کا انتقال ہو گیا۔

اور وہ شخص جسے میں نے کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا، وہ قسطنطنیہ کا رہنے والا ایک غیر مسلم تھا، میں نے اسے مسلمان کر کے ساتوَیں ابدال کی جگہ مُقرر کر دیا۔ پھر فرمایا: **اے ابو حسن! جب تک میں زندہ ہوں یہ واقعہ کسی سے نہ کہنا۔**[1]

اَوْلیائے کرام کی دُعاؤں کی شان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ رحمٰن و رحیم نے حدیثِ قدسی میں اَوْلیائے کرام کی شان بیان فرمائی، اس کے آخر میں اللہ پاک فرماتا ہے: وَاِنْ سَاَلَنِی لَاُعْطِیَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِی لَاُعِیذَنَّهُ اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اُسے دیتا ہوں، اگر وہ میری پناہ لیتا ہے تو میں اُسے پناہ دیتا ہوں۔

معلوم ہوا: اَوْلیائے کرام کا بارگاہِ اِلٰہی میں یہ مَقام ہے کہ وہ اللہ پاک سے دُعا کریں تو وہ قادِر و قَیُّوم رَبّ اُن کی دُعا کو رَدّ نہیں فرماتا بلکہ قبولیت سے نواز دیتا ہے۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُعاؤں کی شان

شیخ ابو مظفر اسماعیل بن علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے باغ میں 2 کھجور کے درخت تھے، جو بالکل خشک تھے، 4 سال سے اِن پر پھل نہیں لگا تھا، میں اِنہیں کاٹنے کی سوچ رہا تھا،

1… بَهْجَةُ الْاَسْرَار، صفحہ: 138۔

پھر یُوں ہوا؛ میری قسمت چمکی، حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے باغ میں تشریف لائے، آپ نے ایک کھجور کی نیچے وُضُو فرمایا، دوسری کے نیچے نَماز پڑھی، پھر مجھے دُعا دی: اللہ پاک تمہاری زمین، تمہارے دِرْہم، تمہارے پیمانے اور تمہارے مویشیوں میں برکت دے۔

آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُعا کی یہ برکت ہوئی کہ ۞ اس سال میری آمدنی پہلے سے کئی گنا زیادہ ہوئی ۞ میں ایک درہم خرچ کرتا تو کئی گُنا منافع ملتا ۞ میں نے گندم کی 100 بوریاں جمع کیں، ان میں سے 50 صدقہ کر دیں، باقِی میں سے استعمال کرتا رہا، پھر گنتی کی تو وہ 100 کی 100 موجود تھیں، ۞ اِسی طرح میرے مویشی اِتنے ہو گئے کہ اِن کی گنتی نہیں ہوتی تھی اور آپ کی دُعا کی یہ برکت سالہا سال مجھے نصیب رہی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے ہمارے پِیر دَسْت گیر، حُضُورِ غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نِرالی شان...!! ہم نے حدیثِ قدسی کی روشنی میں آپ کی شان و عظمت اور کرامات کا بیان سُنا۔ اب آیئے! آخر میں غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پسندیدہ اور سچے مریدوں کا ایک وَصْف سنتے ہیں:

غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اچھا مرید کون؟

حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

رِجَالِی فِی ھَوَاجِرِھِمْ صِیَام | وَ فِی ظُلَمِ اللَّیَالِی کَالَّلآلِی

یعنی میرے سچّے، پکّے مرید وہ ہیں جو دوپہر کی سخت گرمی میں روزے سے ہوتے ہیں، میرے مرید رات کے اندھیرے میں روشنی کا چراغ ہوتے ہیں۔

ھَوَاجِر: دوپہر کے وقت کی سخت گرمی کو کہتے ہیں۔ یعنی حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرما

1...بَهْجَةُ الْاَسْرَار، صفحہ: 91۔

رہے ہیں: میرے سچّے، پکّے مرید وہ ہیں جو دوپہر کی سخت گرمی میں روزے سے ہوتے ہیں، مطلب کیا ہے؟ مطلب یہ کہ جب گُناہوں کا بازار گرم ہوتا ہے، شیطان گُناہوں کی طرف کھینچ رہا ہوتا ہے، نفسِ اَمّارہ خواہشات پر اُبھار رہا ہوتا ہے، میرے مرید اُس وقت بھی نفسانی خواہشات سے رُکے رہتے ہیں، گُناہوں کی طرف نہیں بڑھتے، گُناہوں کے اَسباب جتنے بھی جمع ہوں، ان پر ایک نگاہ تک نہیں ڈالتے، شیطان سے جنگ چھیڑ کر اسے شکست دے دیتے ہیں، نفس کی خواہشات کا گلا گھونٹ کر شریعت و سُنّت کے رستے پر چلتے چلے جاتے ہیں اور

وَفِی ظُلَمِ اللَّیَالِی کَاللَّآلِی

یعنی میرے مرید رات کے اندھیرے میں روشنی کا چراغ ہوتے ہیں۔ جب مُعَاشرے میں گُناہوں کا اندھیرا بڑھ رہا ہوتا ہے، بداَخلاقی، بے حیائی، فحاشی، ظُلم و ستم، اور بے باکی کا اندھیرا چھا رہا ہوتا ہے تو میرے مرید ہدایت کا چراغ بن کر چمکتے ہیں، مُبَلِّغ بن کر اُٹھتے ہیں اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے ہوئے مُعَاشرے کے اندھیروں کو روشنی میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** ہم بھی غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مرید ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ کے سچّے، پکّے، اچھے مرید بنیں ❀ ہم خود بھی نیک بنیں، دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیا کریں ❀ خود بھی نفسانی خواہشات سے بچیں، دوسروں کو بھی نفس و شیطان کے چنگل سے چھڑانے کی کوشش کریں ❀ خود بھی گُناہوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی گُناہوں کی دَلدَل سے نکالنے والے بنیں ❀ خُود بھی بااَخلاق و باکردار بنیں اور مُعَاشرے میں بھی اَخلاق و کردار کی روشنی پھیلائیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد